سوال نمبر 1 :-

عہد نبوی ﷺ میں قیام امن کیلئے جو معاہدات ہوئے ان کے فریقین کا تعین کرتے ہوئے ان کے مندرجات کو زیر بحث لائیں؟

(تعارف)

معاشرے کو ترقی کی طرف گامزن کرنے کیلئے امن کا قائم ہونا ضروری مرحلہ ہے۔ ریاست مدینہ ایک نئی ریاست ہونے کے لحاظ سے امن کے لیے ضروری تھا کہ مدینہ کے اندرون اور آس پاس کے علاقوں کے ساتھ امن قائم کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے امن کو قائم کرنے کیلئے میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ، معاہدات یہود کیے جن سے مسلمانوں کو بیشتر فائدے ہوئے۔ ان معاہدات سے ریاست مدینہ نے ایک امن والے معاشرے کی مثال دنیا کے سامنے لے کر آئے۔

(عہد نبوی میں قیام امن کیلئے ہونے والے معاہدات)

۱- میثاق مدینہ:

i- باہمی دفاع اور ریاست کی مشترکہ حفاظت:

ریاست مدینہ چونکہ ایک نئی ریاست بنی تھی تو اس کی حفاظت کیلئے ایک مضبوط فوج کا ہونا بہت ضروری تھا جس کو بہت سے مخالف علاقوں سے خطرہ تو اس معاہدہ کے تحت مدینہ میں رہنے والے تمام مذاہب کے لوگ کسی بھی حملے کی صورت میں مل کر حفاظت کریں گے تاکہ اس بیرونی حملہ کو روکا جا سکے۔

"جدید دور میں دنیا بھر اپنے دفاع کے لیے ہمسائی ریاستوں کے ساتھ عسکری معاہدے کرنے کو ترجیح دے رہی ہیں"
(واشنگٹن پوسٹ)

ii- مذہبی آزادی کی ضمانت:

ریاست کے تمام لوگوں کو یہ حقوق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے دین کے مطابق زندگی گزار سکیں جس کی سمجھ جدید ریاستوں کو صدیوں بعد میں آئی اور ریاست مدینہ نے اپنے قیام کے شروع ہی لوگوں کو مہیا کر دی اور اگر کوئی فیصلہ بھی کرنا ہوتا تو ان کی کتاب کے مطابق کیا جاتا تھا۔ اور سب لوگوں کو اپنے مذہب کا اظہار کرنے کی کھلی اجازت حاصل تھی۔

"مغرب نے اپنی رعایا کو ہر طرح کی آزادی دے رکھی ہے اور یہ مغرب کی پہچان ہے"
(سیسرو)

۱۱- خون بہا اور عدالتی نظام کا تعین:

ریاست مدینہ کے قیام سے پہلے کوئی قانون وہاں عمل پیرا نہیں تھا جس کا جس طرح جی چاہتا اسی طرح حساب لیا جاتا تھا - آپؐ نے آ کر عدالتی نظام قائم کیا اور خون بہا کا جو حساب کتاب مختلف قبیلوں میں چل رہا تھا اس کو رواں رکھا - عدالتی نظام ایسا ترتیب دیا کہ کسی کو بھی معافی نہ تھی خواہ امیر ہو یا غریب سب کو قانون کے دائرے میں لایا گیا تھا-

آیت: یا ایھا الذین امنو کونو قوامین بالقسط شھداء اللہ
(سورۃ النساء)

۱۲- بیرونی حملے کی صورت میں مشترکہ اقدام:

ریاست مدینہ کو قائم ہوئے تھوڑا سا وقت بھی نہ گزرا تھا اور اس کو کفار مکہ اور دیگر علاقوں کے کفار سے سخت حملے کا خطرہ درپیش تھا تو اس معاہدے کے تحت اگر کوئی جنگ مسلط ہوتی ہے تو سب قبائل مل کر اس جنگ

میں حصہ ڈالیں گے اور ریاست مدینہ کا دفاع کریں

"ریاست کی عسکری طاقت اس کی جدیدیت کے ساتھ قوم کا بھی ساتھ ہونا ضروری ہے تاکہ کسی بھی حملے کو شکست دی جا سکے"

(مونٹگمری واٹ)

7- ریاست مدینہ کا سربراہ یا خلیفہ آپ ﷺ ہوں گے:-

ریاست کی تشکیل کیلئے ضروری ہے کہ اس کا سربراہ ہو جو اس کے معاملات کو لوگوں کی ضرورت کے مطابق طے کرے۔ آپ ﷺ کے آنے سے پہلے وہاں پر قبائل تھے جن کا مشترکہ کوئی بھی سربراہ نہ تھا تو معاہدے کے مطابق ریاست مدینہ کا آخری فیصلہ آپ ﷺ کریں گے جو ریاست کے لیے سب سے بہتر ہوگا۔

~~"اقتدار ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک [illegible]~~

"اقتدار امانت ہے، اور امانت کا تقاضا انصاف ہے"

(سربلگی وین)

2- صلح حدیبیہ

i- دس سال کی جنگ بندی :-

مسلمانوں اور قریش مکہ کے لوگوں کے درمیان ایک پہلا معاہدہ تھا جس کے تحت دس سال کی جنگ بندی کی گئی۔ اس سے ریاست مدینہ کو پورے عرب میں ایک پہچان ملی جس کے تحت پورے عرب کے لوگوں / قبیلوں سے امن داخل ہو سکتا تھا۔ اس کو توڑنے پر توڑنے والے فریق کو سزا کا ~~مستحق~~ مستحق ٹھہرایا جاتا تھا۔

> "حضرت محمد ﷺ نے صلح حدیبیہ کے ذریعے ریاست مدینہ کو پورے عرب میں ایک پہچان دی"
> (مونٹگمری واٹ)

ii- مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت مل گئی:

آپ ﷺ نے خواب دیکھا جس کے تحت مدینہ کے مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے کا سفر مکہ کی طرف پیش آیا تو مسلمانوں نے امن کو خاطر میں رکھ کر جنگ کے بغیر عمرہ کا ارادہ کیا تھا پر قریش مکہ نے اس کو باعث بدنامی سمجھا کہ وہ مسلمانوں کو روک نہ سکے تو انھوں نے معاہدے کے تحت عمرہ اس سال سے روک کر اگلے سال پر کروا دیا اور اس طرح مسلمانوں کو اجازت مل گئی کہ وہ اگلے دس سال عمرہ کر سکتے ہیں بنا کسی جنگ کے۔

Date

"عمرہ کی راہ میں صلح حدیبیہ نے ثابت کیا کہ کبھی وقتی سمجھوتا بھی بڑی فتح کا پیش خیمہ ہوتا ہے"
(مونٹگمری واٹ)

iii- مکہ سے مدینے آنے والوں کی واپسی (بعض شرائط کے ساتھ):

کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا جس کے تحت مکہ سے مدینہ آنے والے لوگوں کو واپس کیا جائے گا اور مدینے سے مکہ آنے والوں کو واپس نہ کیا جائے گا۔ حالانکہ قریش کیلئے یہ ایک فتح تھی مگر بعد میں کفار مکہ نے اس شرط کو ختم کرنے کیلئے آپ ﷺ درخواست کی اور اس شرط کو ختم کردیا گیا۔

"قیدی بھی انسان ہوتا ہے، اور انسانیت اس کے حقوق سے شروع ہوتی ہے"
(نیلسن منڈیلا)

iii- معاہدات یہود :-

i- زمین پر کاشت کی اجازت بطور مزارعت:-

فتح خیبر کے بعد یہودی بالکل شکست یافتہ ہو چکے

تھی تو انھوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ وہ انھیں یہاں رہنے دیں تاکہ وہ پرسکون زندگی گزار سکیں تو آپؐ نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا کہ ان کی کل زراعت پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیا جائے اور اس طریقے ان کو وہاں رہنے کی اجازت مل گئی۔

> "علاقے کو فتح کرنے کے بعد اپنی کا انسان اپنی مرضی سے حکومت میں بٹھا دیا جائے تو اس سے ریاست پر کنٹرول رہتا ہے اور بغاوت کا خدشہ کم ہوتا ہے"
>
> (سن زو)

ii - امن و امان کی پاسداری ::

غزوہ خیبر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے کفارِ مکہ اور دیگر قبائل کو اکسایا تھا مسلمانوں کے خلاف جنگ پر تو اگر ان کو اب اور مہلت دی جاتی تو مسلمانوں کی تباہی کا سبب بن سکتے تھے تو ان کو وہاں رہنے کی اجازت اس شرط پر دی گئی کہ وہ اب امن کی پاسداری کریں گے ورنہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے گا اور وہاں سے جانے پر مجبور ہوں گے وہ قبائل بھی جو ان میں شامل ہوں گے۔

Date

"ریاست کی ترقی کی وجوہات میں سے ایک
وجہ امن کا قیام ہے"
(نیلسن منڈیلا)

iii- زراعت کا نصف حصہ کا تعین:

فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کو زراعت کی پیداوار کا نصف حصہ دینا لازم ہوگا تاکہ آدھا حصہ زراعت کی دیکھ بھال کرنے والے یہودیوں کو جائے اور نصف حصہ جن مسلمانوں نے فتح خیبر کے وقت اس میں حصہ لیا تھا ان کو جائے گی اس طرح سے مسلمانوں کو فاقے کی دنیا کو قابو کرنے میں مدد ملی۔

"زراعت قوم کی بنیاد ہے، جب کھیت سرسبز ہوں گے تو معیشت مضبوط ہوگی"
(کاشف علی)

iv- معاہدہ نجران:

i- عیسائیوں کو جان، مال، اور عبادت گاہوں کا تحفظ

نجران کے عیسائیوں کو جب آپ ﷺ کی موجودگی کی خبر ملی

Date

کو وہ آپ کے پاس آئے مگر عقیدے میں تصادم ہونے کی وجہ سے سیاسی تعلقات میں خرابی آئی تو مسلمانوں اور ان کے درمیان جان، مال، عبادت گاہوں کی تحفظ کے لیے پرامن معاہدہ طے پا گیا۔

> "اقلیتوں کا تحفظ کسی ریاست کی اخلاقی عظمت اور عدل کی حقیقی کسوٹی ہے"
> (نیلسن منڈیلا)

ii - مذہبی آزادی دی گئی:

مسلمانوں کی طرف سے اقلیتوں کو حقوق دینا فرض ہے تو عیسائیوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی کھلی آزادی دی جب تک وہ کچھ ایسے اقدامات نہ کریں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہوں۔ ان کو اپنی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنے کی بھی اجازت تھی۔

> "مذہبی آزادی انسان کا بنیادی حق ہے، ایمان جبر سے نہیں، اختیار سے مضبوط ہوتا ہے"
> (مونٹگمری واٹ)

iii جزیہ کے بدلے ریاست کی حفاظت فراہم کی جائیگی:

ریاست مدینہ میں جن غیر مسلم لوگوں کو جنگ میں

لڑنے کی قابلیت نہیں ہو یا وہ جنگ نہیں لڑ سکتے تھے تو ان سے جزیہ لے کر ان کو نہ شامل ہونے کی اجازت دی گئی یہ اس طرح کا طریقہ کار خلافت راشدہ میں بھی جاری رہا اور ان کو یہ ادا کرنے کے بعد ریاست کی طرف سے ہر طرح کی حفاظت بھی فراہم کی جاتی تھی۔

"جزیہ ذمہ داری کا معاہدہ تھا، ادائیگی کے بدلے ریاست جان و مال کی پابند ہوتی تھی"
(ابن قیمؒ)

(تنقیدی تجزیہ)

ریاست مدینہ نے اپنے قائم ہونے کے چند سالوں میں امن کے معاہدے کیے جن سے ان کو شناخت، مادی وسائل، امن، طاقت بڑھانے کا بھرپور موقع ملا۔ آپؐ نے یہ تمام معاہدات کو بڑے سوچ سمجھتے ہوئے عمل جامہ پہنایا اور اس کی بدولت مسلمانوں نے آنے والے کچھ عرصے میں دنیا کے بیشتر علاقوں کو فتح کیا اور اسلام لوگوں تک پہنچایا۔ مسلمانوں نے یہ معاہدہ کر کے ثابت کیا کہ وہ ایک پر امن امت ہیں اور ظلم کے خلاف وہ کسی قسم کی چپ نہیں رکھیں بلکہ امن کو قائم کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ ہم اس کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ پورے عرب میں عورت کسی قبیلے سے چلتی تو اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوتا تھا

Date

اور عمل کرنے پہنچ جاتی ہو۔

improve the references and the paper presentation part a bit..........

(حاصل کلام)

آپؐ نے ریاست مدینہ کے آس پاس بسنے والے قبائل کے ساتھ چار بڑے امن کے معاہدے کو سر انجام دیا جس کی بدولت مسلمانوں کو بیشتر فائدے ہوئے اور ایک پرسکون معاشرے کا نظام کو عملی جامہ پہنایا جا سکا۔ جن میں یہودی، عیسائی اور کفار شامل تھے۔ ان معاہدے سے مسلمانوں کے اندر بھائی چارہ کو پروان چڑھایا اور ریاست مدینہ کو ایک فلاحی بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

15